Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

Dr. Mufti Muhammad Mazhar Farid Shah and the Ulama of Sahiwal: A Study of Contributions and Scholarly Legacy in Contemporary Jurisprudence

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ اور ساہیوال کے علماء: معاصر فقہی افکار میں خدمات اور علمی میراث کا مطالعہ

Muhammad Ameen
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies Lahore
Email: Muhammadameenfaridi@gmail.com

Dr. Muhammad Shahid
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
Dr. Mufti Muhammad Mazhar Farid Shah was born on 22 July 1964 in Sahiwal into a distinguished scholarly and spiritual family renowned for its long-standing contributions to Islamic learning, religious leadership, and spiritual guidance. He belongs to a lineage that has played a pivotal role in shaping religious thought and da'wah activities in the region. His father, Farid-ul-Asr, the eminent Qur'anic exegete Allama Pir Abu al-Nasr Manzoor Ahmad Shah, was widely recognized as an outstanding scholar of his era, a powerful preacher of Islam, and famously known as the "Conqueror of Christianity" for his scholarly engagement with comparative religion. Growing up in an environment deeply rooted in the love of the Qur'an and Sunnah, devotion to the Prophet Muhammad, and a strong sense of service to Islam, Dr. Muhammad Mazhar Farid Shah developed an early inclination toward study, teaching, and intellectual inquiry. His primary education began at Government Primary School, Mohalla Jallianwala, followed by Government High School, Sahiwal. After completing middle education, he consciously turned toward formal religious studies and enrolled at Jamia Faridia Sahiwal, where he undertook the initial stages of Dars-e-Nizami and impressed his teachers with his intellectual aptitude. He later pursued advanced religious education at Jamia Khair-ul-Ma'ad, Multan Sharif, where he spent three years in rigorous academic and spiritual training, gaining proficiency in logic, Arabic grammar, jurisprudence, and principles of Hadith. He further benefited from prominent scholars in major academic centers such as Karachi, Lahore, and Islamabad. In 1989, after completing Dars-e-Nizami, he returned to Sahiwal to formally begin his scholarly career. Alongside religious education, he consistently valued modern academics, completing Matriculation and F.A. with distinction from the Multan

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 30, 2025

Board, followed by B.A. and M.A. in Islamic Studies from Bahauddin Zakariya University, Multan. He later earned M.Phil. and Ph.D. degrees from Allama Iqbal Open University, Islamabad. His M.Phil. research focused on a comparative study of Islamic and Pakistani Christian inheritance law, while his doctoral dissertation examined a comparative analysis of the objectives of Shariah in the works of Imam al-Shatibi and Shah Wali Allah. He has authored more than fifty scholarly works on diverse Islamic subjects, reflecting his strong research orientation and academic depth.

Keywords: Dr. Mufti Muhammad Mazhar Farid Shah, Islamic Scholarship, Dars-E-Nizami, Comparative Religion, Inheritance Law (Islamic and Christian), Maqasid Al-Shariah, Jamia Faridia Sahiwal, Bahauddin Zakariya University, Allama Iqbal Open University

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ کا شخصی اور علمی تعارف

ولادت اور خاندانی پس منظر:

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ 22 جولائی 1964ء کو ساہیوال کے علمی و روحانی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ سلسلہ نسب کے لحاظ سے اس خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں جو علمی، دینی اور روحانی خدمات میں اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے والدِ گرامی فرید العصر مفسرِ قرآن علامہ پیر ابو النصر منظور احمد شاہؒ اپنے وقت کے ممتاز عالمِ دین، مبلغِ اسلام، اور فاتحِ عیسائیت کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کی پرورش ایسے علمی و روحانی ماحول میں ہوئی جہاں قرآن و سنت سے محبت، عشقِ رسول ﷺ، اور خدمتِ دین کے جذبے کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ اسی ماحول نے آپ کی علمی اور فکری نشو و نما میں بنیادی کردار ادا کیا، اور آپ بچپن ہی سے درس و تدریس اور مطالعے کے شوقین رہے ہیں۔[1]

ابتدائی تعلیم کا آغاز اور سفرِ علم:

آپ کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول محلہ تلیانوالہ اور گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال سے شروع ہوئی۔ مڈل تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے دینی تعلیم کی طرف رخ کیا۔ جامعہ فریدیہ ساہیوال میں ابتدائی درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کی جہاں آپ کی ذہانت اور فکری بصیرت نے اساتذہ کو متاثر کیا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ خیر المعاد ملتان شریف میں داخلہ لیا اور تین سالہ علمی و روحانی تربیت حاصل کی۔ وہاں آپ نے منطق، نحو، فقہ اور اصولِ حدیث جیسے مضامین میں مہارت

[1] انٹرویو: شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ، ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

حاصل کی۔ بعد ازاں کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے علمی مراکز میں مختلف علما سے فیض حاصل کیا۔ ابتدائی تعلیم ہی میں آپ نے گہرا مطالعہ پسندی اور تحقیقی رجحان کا مظاہرہ کیا، جو آپ کے مستقبل کے علمی مقام کی بنیاد بنا۔ 1989ء میں درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد آپ واپس ساہیوال تشریف لائے، جہاں آپ کی علمی زندگی کا نیا باب شروع ہوا[2]

اعلیٰ عصری تعلیم اور یونیورسٹی ڈگریاں:

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے عصری تعلیم کو بھی ہمیشہ اہمیت دی۔ میٹرک اور ایف۔اے ملتان بورڈ سے امتیازی حیثیت میں پاس کیا، جبکہ بی۔اے اور ایم۔اے اسلامیات بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے مکمل کیا۔ بعد ازاں آپ نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ایم فل میں آپ کے مقالے کا عنوان "اسلامی اور پاکستانی مسیحی قانونِ وراثت کا تقابلی جائزہ" تھا، جب کہ پی ایچ ڈی میں آپ نے "امام شاطبیؒ اور شاہ ولی اللہؒ کے مقاصدِ شریعہ کا تقابلی مطالعہ" پر تحقیقی کام کیا۔ یہ تحقیقی سفر آپ کی علمی پختگی، استدلالی قوت، اور تنقیدی بصیرت کا مظہر ہے۔[3]

تدریسی خدمات کا آغاز:

1990ء میں آپ نے جامعہ فریدیہ ساہیوال میں تدریس کا آغاز کیا۔ آپ کے تدریسی انداز کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ مشکل سے مشکل موضوع کو عام فہم انداز میں بیان کرتے ہیں۔ آپ کی تدریس کا دائرہ صرف درسی نصاب تک محدود نہیں بلکہ طلبہ کی فکری و روحانی تربیت بھی اس کا حصہ ہے۔ آپ دورۃ الحدیث کے طلبہ کو صحیح بخاری، صحیح مسلم، آثار السنن، سنن نسائی، اور اصول میراث جیسے اہم مضامین پڑھاتے ہیں۔ آپ تدریس میں تحقیق، تدبر، اور تجزیاتی مطالعہ کو مرکزی حیثیت دیتے ہیں، جس سے طلبہ میں علمی گہرائی پیدا ہوتی ہے۔[4]

مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال:

آپ 26 اگست 2019ء کو باضابطہ طور پر جامعہ فریدیہ ساہیوال کے مہتمم مقرر ہوئے۔ ادارے کی انتظامی و تعلیمی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد آپ نے نصابِ تعلیم، نظم و ضبط اور تربیتِ طلبہ میں نمایاں اصلاحات کیں۔ جامعہ کے مختلف شعبہ جات، دینی، عصری، اور کمپیوٹر سیکشن، آپ کی نگرانی میں تیزی سے ترقی کر رہے

[2] انٹرویو: شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ، ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

[3] ایضا

[4] انٹرویو: شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ، ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

ہیں۔ آپ نے تدریسی معیار کو جدید تقاضوں کے مطابق بہتر بنایا اور طلبہ میں تحقیقی رجحان پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دی۔ آپ کی انتظامی بصیرت کی بدولت جامعہ فریدیہ آج ایک ممتاز علمی ادارے کے طور پر جانا جاتا ہے۔[5]

فتاویٰ اور افتاء کی خدمات:

بطور رئیس الافتاء، ڈاکٹر صاحب نے ہزاروں فتاویٰ جات تحریر کیے ہیں، جو نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی علمی و فقہی حوالوں سے معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کے فتاویٰ میں قرآن و سنت کی روشنی کے ساتھ فقہائے امت کے اقوال کو بھی علمی ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کا انداز تحقیق پر مبنی، مدلل اور اعتدال پر قائم ہوتا ہے۔ آپ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ "فرید الفتاویٰ" کی شکل میں دو جلدوں میں مدون ہیں، پہلی جلد جس میں "کتاب الطہارت" اور "کتاب الصلوٰۃ" شامل ہیں شائع ہو چکی ہے۔ جدید مسائل پر آپ کے فتاویٰ اہلِ علم کے لیے قیمتی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔[6]

نصابی و تنظیمی خدمات:

ڈاکٹر صاحب تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی نصابی کمیٹی کے فعال رکن ہیں۔ آپ نے نصاب میں جدید فکری تقاضوں کے مطابق کئی اصلاحات تجویز کیں۔ آپ سنی سپریم کونسل کے رکن ہیں اور الیکشن ٹربیونل کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ کی تنظیمی بصیرت نے کئی دینی اداروں کو نظم و ضبط اور معیارِ تعلیم کے لحاظ سے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا۔ دینی مدارس کی خود مختاری اور تعلیمی استحکام آپ کی ہمیشہ ترجیح رہی ہے۔[7]

خطابت و امامت:

محکمہ اوقاف پنجاب کی جانب سے آپ کو جامع مسجد گول چوک ساہیوال میں خطابت و امامت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ آپ کے خطبات قرآن و سنت، سیرتِ نبوی ﷺ اور معاشرتی اصلاح کے موضوعات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ نہ صرف علمی بلکہ دعوتی و اصلاحی خطیب کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ کے اندازِ بیان میں دل نشینی، تاثیر اور استدلال پایا جاتا ہے، جو سننے والوں کے قلوب پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔ آپ کے خطبات کا محور ہمیشہ امتِ مسلمہ کی وحدت، ایمان کی تجدید، محبِ رسول ﷺ اور عمل کی پختگی ہوتا ہے۔[8]

5 ایضا

6 ایضا

7 انٹرویو: محمد مظہر فرید شاہ، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

8 ایضا

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

حزب الفرید کی قیادت:

آپ "حزب الفرید پاکستان" کے ناظمِ اعلیٰ ہیں، جس کا مقصد دینِ اسلام کی اشاعت، علمی بیداری، اور عوامی اصلاح ہے۔ اس پلیٹ فارم کے تحت لاکھوں پمفلٹس، کتابچے، اور اصلاحی لٹریچر شائع کر چکا ہے۔ آپ کی قیادت میں حزب الفرید نے دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ سماجی شعور پیدا کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کا نظریہ یہ ہے کہ دین صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی عدل، اخلاق اور انسانی خدمت کا مجموعہ ہے۔

تصنیف و تالیف:

آپ کی تصنیفی کاوشیں متنوع اور عمیق علمی معیار کی حامل ہیں۔ آپ کی مشہور کتب میں حجیت خبر واحد، اصول میراث، اصول نحو، اصول منطق، نظریہ مصلحت، فقہ استصلاح، احترام انسانیت، حفاظت دین، حفاظت نسل، اسرار نبوت، اور اسلامی و مسیحی قانون وراثت کا تقابلی جائزہ شامل ہیں۔ ان کتب میں علمی استدلال، تحقیقی عمق، اور جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ آپ کی تصانیف ایم فل اور پی ایچ ڈی محققین کے لیے قیمتی مواد فراہم کرتی ہیں۔[9]

فقہ و اصولِ میراث میں علمی مقام:

آپ کی تصنیف اصول میراث ایک منفرد اور جامع کتاب ہے جس میں وراثت کے تمام فقہی مسائل کو سادہ اور علمی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف دینی مدارس بلکہ لاء کالجز اور وکلا کے لیے بھی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ آپ نے میراث کے جدید مسائل جیسے بنک بیلنس، انشورنس، اور وصیت کے احکام کو قرآنی اصولوں کے مطابق حل کیا ہے۔ اس علمی کاوش نے فقہِ میراث کے میدان میں آپ کو ایک ممتاز مقام عطا کیا۔

جامعہ فریدیہ میں مفتی کورس کی نگرانی:

جامعہ فریدیہ میں آپ کی نگرانی میں دو سالہ "تخصص فی الفقہ" یعنی مفتی کورس جاری ہے۔ اس کورس میں طلبہ کو فقہ، اصولِ فقہ، قواعدِ فتاویٰ اور عملی افتاء کی تربیت دی جاتی ہے۔ آپ خود بھی اس نصاب کے نگران و ممتحن ہیں۔ اس کورس کے فارغ التحصیل طلبہ آج ملک کے مختلف دارالافتاء میں بطورِ مفتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس سے آپ کی فقہی بصیرت اور تدریسی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے، جو علمی دنیا میں ایک مستند ماڈل کے طور پر دیکھی جاتی ہے۔[10]

9 انٹرویو: محمد مظہر فرید شاہ، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

10 ایضاً

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 30, 2025

تربیتِ طلبہ اور بزمِ فرید کی سرپرستی:

آپ طلبہ کی علمی و اخلاقی تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔آپ "بزمِ فرید" کے سرپرست اعلیٰ ہیں، جس کے تحت طلبہ میں تقریری، تحریری اور کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔آپ طلبہ میں توازن، تنظیم اور علمی خوداعتمادی پیدا کرنے کے لیے عملی اقدامات کرتے ہیں۔بزمِ فرید کے تحت سالانہ تقاریر، نعت، اور تلاوت کے مقابلے طلبہ کے اندر خوداظہار اور قیادت کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں، جو آپ کے تربیتی وژن کا ثبوت ہے۔[11]

شخصی اوصاف و روحانی پہلو:

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ ایک بلند کردار، زہد و تقویٰ، اور منظم طرزِ زندگی کے حامل عالم ہیں۔آپ اپنے وقت کے نہایت پابند، مطالعہ کے شوقین، اور عبادت گزار شخصیت ہیں۔رات کے اوقات میں بھی علمی مطالعہ اور تحریری کام میں مصروف رہتے ہیں۔فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے اور درسگاہ میں وقت پر پہنچنے کی عادت آپ کے نظم و ضبط کی عکاس ہے۔آپ کے اندر شفقت، حلم، عفو و درگزر اور محبتِ رسول ﷺ کے اوصاف نمایاں ہیں، جو آپ کے طلبہ اور رفقاء کے لیے مثالی نمونہ ہیں۔

اساتذہ کرام:

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ کے اساتذہ میں کئی ممتاز علمی شخصیات شامل ہیں، جنہوں نے آپ کی فکری و تحقیقی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ان میں سب سے نمایاں آپ کے والد گرامی فرید العصر علامہ پیر ابوالنصر منظور احمد شاہؒ ہیں۔دیگر اساتذہ میں مفتی ابوالظفر منظور احمدؒ، مفتی ابوالیسر ظفر اقبالؒ، علامہ غلام محمد تونسویؒ، علامہ عطا محمد بندیالویؒ، علامہ محمد انور قادری اور ڈاکٹر محمد ضیاء الحق شامل ہیں۔ان بزرگوں کی علمی صحبت نے آپ کے اندر استقامت، تحقیق، اور خدمتِ دین کا جذبہ پروان چڑھایا۔آپ ہمیشہ ان کی علمی و روحانی وراثت کو اپنی عملی زندگی میں زندہ رکھتے ہیں۔[12]

[11] انٹرویو: محمد مظہر فرید شاہ، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء
[12] ایضا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

طلبہ کی تربیت و علمی اثرات:

آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جو پاکستان کے مختلف مدارس، جامعات، مساجد، افواجِ پاکستان، اور قانونی اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے طلبہ میں کئی نامور مفتیان، محققین اور اسکالرز شامل ہیں۔ آپ اپنے طلبہ میں علمی تحقیق، تدبر، اور ایمانی بصیرت پیدا کرنے پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ آپ کا اصول ہے کہ "عالم بننے سے پہلے متقی بنو"، اسی لیے آپ کی تدریس کا محور علم کے ساتھ اخلاق کی اصلاح ہے۔

ادارہ جاتی ترقی اور عصری تعلیم:

آپ کی قیادت میں جامعہ فریدیہ نے دینی و عصری تعلیم کے امتزاج کا ایک کامیاب ماڈل پیش کیا ہے۔ آپ نے میٹرک، ایف اے، بی اے اور کمپیوٹر سیکشن قائم کر کے طلبہ کو جدید تقاضوں سے روشناس کرایا۔ آپ کی دوراندیشی سے جامعہ میں نظم و نسق، تحقیقی سرگرمیوں، اور ہم نصابی تربیت میں نمایاں ترقی ہوئی۔ بزمِ فرید کے تحت سالانہ مقابلے، تقریری محافل، اور سپورٹس ایونٹس کا انعقاد طلبہ میں توازن پیدا کرتا ہے۔

علمی، اخلاقی اور خصوصیات:

آپ کی شخصیت علم و عمل، اخلاص و استقامت، اور تدبر و بصیرت کا حسین امتزاج ہے۔ آپ نہایت منظم، وقت کے پابند، اور عبادت گزار عالمِ دین ہیں۔ آپ فجر کی نماز کے بعد ریاض الفرید میں دورۃ الحدیث کے طلباء کو درس بخاری دیتے ہیں اور ہر سبق مکمل مطالعہ کے بعد پڑھاتے ہیں۔ آپ کا طرزِ زندگی سادگی، دیانت، اور خدمتِ دین کے اصولوں پر مبنی ہے۔ آپ کی موجودگی جامعہ فریدیہ کے لیے ایک نعمت اور علمی دنیا کے لیے سرمایہ افتخار ہے۔[13]

معاشرے پر علمی و تبلیغی اثرات:

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ کی علمی و تبلیغی خدمات نے معاصر معاشرے میں ایک عمیق فکری، روحانی اور اصلاحی اثرات مرتب کیے ہیں۔ آپ نہ صرف علمی میدان کے ایک منجھے ہوئے رہنما ہیں بلکہ تبلیغی اور اصلاحی سطح پر بھی آپ کی خدمات نے دینی شعور کو بیدار کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ آپ کے دروسِ قرآن، فقہی لیکچرز، اور تحقیقی تصانیف نے نوجوان نسل میں دینِ اسلام کے فکری استحکام اور عملی تربیت کے رجحان کو فروغ دیا۔ آپ کی شخصیت نے درس و تدریس کو صرف معلومات کی ترسیل تک محدود نہیں رکھا بلکہ تربیتِ اخلاق، اصلاحِ کردار، اور روحانی بالیدگی کا جامع نظام متعارف کرایا۔

13 انٹرویو: محمد مظہر فرید شاہ، ڈاکٹر، مفتی، بمقام: جامعہ فریدیہ ساہیوال، 25 اکتوبر 2025ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

جامعہ فریدیہ ساہیوال کے پلیٹ فارم سے آپ نے ہزاروں طلبہ کو علمی و عملی لحاظ سے تیار کیا، جو آج پاکستان اور بیرونِ ملک مختلف جامعات، مدارس، کالجز، افواجِ پاکستان اور تبلیغی اداروں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تبلیغی میدان میں آپ کی جماعت "حزب الفرید پاکستان" نے عوامی سطح پر اصلاحِ عقائد، اتباعِ سنت اور محبتِ رسول ﷺ کے پیغام کو عام کیا۔ آپ کے خطبات میں اعتدال، حکمت اور بصیرت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، جو ہر طبقہ فکر کے افراد کو دینی توازن کی دعوت دیتا ہے۔ تحقیقی اعتبار سے آپ کی تحریروں اور تقاریر نے اسلامی علوم میں معروضی اور استدلالی طرزِ فکر کو فروغ دیا۔ آپ نے جدید فکری یلغار کے مقابلے میں قرآن و سنت کے اصولی استدلال کے ساتھ اسلام کے دفاع کو علمی بنیاد فراہم کی ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ کی علمی و تبلیغی شخصیت عصرِ حاضر میں اسلام کی فکری استقامت اور روحانی احیاء کا مظہر بن چکی ہے۔

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ کی تصنیفی خدمات

آپ ادارہ میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں جو علم دوستی کی واضح دلیل ہے۔ آپ کی متعدد کتب چھپ چکی ہیں جو ہر خاص وعام کے لیے مفید ہیں۔ آپ کی چند تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

اصول میراث
نظریہ مصلحت
فقہ استصلاح
احترام انسانیت
حفاظت دین
حفاظت نسل
اسلام اور مسیحی قانون وراثت کا تقابلی جائزہ
اصول میراث

1۔احترام انسانیت:

آپ کی یہ کتاب بنی نوع انسان کے احترام سے متعلق ہے۔ آپ حفاظت نفس سے متعلق قرآنی آیات سے استدلال کرنے کے بعد اثبات پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان کارخانہ قدرت کا ایک اہم پرزہ ہے۔ دوسری تمام کائنات انسان کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس وجہ سے انسان کی جان کی حفاظت مقاصد شریعہ میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ جب انسان کی جان محفوظ ہو گی تب ہی دین، نسل، عقل اور مال کی حفاظت کا عمل آگے بڑھ سکتا ہے تو اسلام

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

نے حفاظت نسل پر خاص توجہ دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قتل ناحق کو تمام لوگوں کا قتل قرار دیا ہے اور کسی ایک نفس کی زندگی کے برقرار رکھنے کو تمام بنی نوع انسان کو زندہ رکھنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ شریعت نے حفاظت نفس کے لیے تین قسم کے احکام بیان کیے ہیں مثلاً(۱) وجوبی احکام (۲) سلبی احکام (۳) استثنائی احکام۔ اس کتاب میں ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دوسری مخلوقات عالم پر مختلف پہلوؤں سے عزت و تکریم عطا فرمائی ہے۔ مثلاً

۱۔ حرمت نفس کا اسلامی تصور
۲۔ حفاظت نفس کا ایجابی پہلو
۳۔ حفاظت نفس کا سلبی پہلو

آپ نے ان میں سے ہر ایک کو قرآن مجید اور حدیث نبوی کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔بنی نوع انسان کا یہ اعزاز ہے کہ انسان پیدائش سے پہلے بھی صاحب کرامت تھا، پیدائش کے بعد بھی صاحب کرامت ہے اور مرنے کے بعد بھی صاحب کرامت ہوتا ہے۔کتاب کے آخر میں جرم قتل کے اقسام اور ان کی سزا کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[14]

2۔حفاظت عقل:

آپ کی اس کتاب کا عنوان عقل کی حفاظت ہے۔آپ اس کتاب میں قرآن و سنت اور علماء کی آراء کی روشنی میں حفاظت عقل کے ایجابی اور حفاظت عقل کے سلبی پہلو کی وضاحت کرتے ہیں۔آپ اس کتاب میں علم کی تعریف اور قرآن و سنت کی روشنی میں علم کی فضیلت اور اہمیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف علوم کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جس میں علم تفسیر، علم حدیث، علم کلام، علم فقہ، علم اصول فقہ، علم ادب، علم لغت، علم معانی، علم بیان، علم نحو اور علم صرف ان تمام کی تعریفات اور اہمیت کو بھی بیان کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو صاحب عقل بنایا ہے اور عقل کی بنیادی خصوصیات تین ہیں۔

۱۔ عقل وجہ امتیاز ہے۔
۲۔ عقل مقرب الٰہی ہے۔
۳۔ عقل ذریعہ علم ہے۔

14 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، احترام انسانیت، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2011ء، ص:۱۱

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
March 30, 2025

۱۔ عقل وجہ امتیاز ہے:

جوہر، جسم مطلق، جسم نامی، حساس اور متحرک بالارادہ جیسے اوصاف میں انسان دوسرے حیوانات کے ساتھ شریک ہے مگر ''عقل'' ایک وصف ہے جو انسان کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتا ہے۔ انسان کا خلیفۃ اللہ ہونا، انسان کے لیے تسخیر کائنات کی نوید عبادات کی تکلیف یہ تمام امور جو عقل کی مرہون منت ہیں۔ جملہ منافع کا حصول اور نقصان کی تلافی شریعت اسلام کا قیام عقل پر موقوف ہے کیونکہ عقل ہی مدارِ تکلیف ہے۔

۲۔ عقل مقرب الٰہی ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب لانے کے لیے انسان کو قرآن مجید میں جن تین دلائل کی طرف توجہ دلائی ہے وہ آفاقی، انفسی اور تشریعی دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان تین طرح کے دلائل کو ذکر کرنے کے بعد اکثر احکامات پر عقل کو حرکت میں رکھنے اور گہری فکر اور شعور کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۔ عقل ذریعہ علم ہے:

علم معرفت، وجدان اور آگہی کے تین بنیادی ذرائع ہیں۔

۱۔ حواس خمسہ ۲۔ عقل ۳۔ وحی

معلومات کی جمع آوری میں حواس خمسہ ظاہرہ کا دائرہ بہت محدود ہے کیونکہ حواس ظاہرہ تو فقط انہی معلومات کو جمع کر سکتے ہیں جو احساس اور مشاہدہ میں ہوں، عقل کا دائرہ اس سے قدرے وسیع تر ہے کیونکہ عقل کے ذریعے انسان جیسے مشاہدات کا حصول بھی کر سکتا ہے اسی طرح غیر مشاہدات کا حصول بھی کر سکتا ہے۔ جبکہ معلومات کی جمع آوری میں وحی الٰہی کا دائرہ وسیع ترین ہے جو معلومات حواس خمسہ اور عقل کی رسائی سے ماوراء ہوتی ہیں تو ان کا ادراک صرف وحی الٰہی سے ممکن ہے۔ مگر ان تینوں ذرائع علم میں سے عقل کو مرکزیت و محوریت حاصل ہے۔ حواس خمسہ اپنے تمام تر احساسات کو عقل تک پہنچاتے ہیں اور اس احساس کی بابت عقل ہی فیصلہ کرتی ہے کہ یہ درست ہے یا غلط۔ اس طرح انسان شریعت اسلامیہ کی تعمیل کا پابند ہے، مگر تعمیل کی پابندی اسی وقت ممکن ہے جب کہ عقل درست ہو گی۔ اگر عقل درست نہیں ہے تو وحی الٰہی سے حاصل ہونے والے احکام کا انسان مکلف قرار نہیں پا سکتا۔[15]

[15] شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، حفاظت عقل، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2011ء، ص:10

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

اسلامی تدبیر منزل:

3۔تدبیر منزل کا مفہوم:

"اخلاق فاضلہ،علوم تجربیہ اور رائے کلی کے تقاضے کے مطابق گھر کے افراد اور دیگر احباب کے ساتھ ربط اور تعلق کو اس حیثیت سے استوار کرنا کہ جس کا نتیجہ باعزت میل جول کی صورت میں ظاہر ہو اور دوسرے لفظوں میں یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ کسی شخص کا دوسرے اشخاص کے ساتھ معزز ترین برتاؤ اور اس برتاؤ کی حفاظت کی تدبیروں کا نام تدبیر منزل ہے۔"[16]

اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت میں اجتماع پسندی کو ودیعت کردیا ہے کہ وہ اجتماعی زندگی اختیار کیے بغیر انسان نہیں رہ سکتا۔کیونکہ انسانی زندگی کی تدبیر، تعمیر اور تحسین کا تقاضا ہے کہ اجتماعی زندگی کو اختیار کیا جائے۔انسان اپنی جسمانی،ذہنی اور روحانی ضروریات کی تکمیل کے لیے اپنی نوع اور دیگر افراد کا محتاج ہے تو ان کی اعانت کے بغیر یہ شخص اپنی زندگی کی محترم تعمیر نہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کو مدنی الطبع کہا ہے کہ مل جل کر ہی یہ زندگی گزار سکتا ہے تو اس میں انسانیت کی بقاء اور حفاظت ہے۔

آپ نے تدبیر منزل کے تقاضوں کو وضاحت سے بیان کیا ہے جیسے سلام کہنا،اجازت طلب کرنا، نظر کی حفاظت کرنا اور مخفیات کی کرید سے بچنا۔ان پر عمل کرنے سے باہمی زندگی میں الفت اور محبت و مروت پیدا ہوتی ہے۔

آپ تدبیر منزل کی تقسیم تین حصوں میں کرتے ہیں:

۱۔ ازدواج و نکاح
۲۔ ولادت و اولاد
۳۔ ملک (مالک و مملوک،سردار یا ماتحت)

آپ ازدواج و نکاح میں نکاح کا مفہوم، حکم نکاح، فضیلت نکاح، مناسب بیوی کی خصوصیات، مناسب شوہر کی خصوصیات، طریقہ نکاح اور اس کے متعلقات کو قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ولادت و اولاد کے حصہ میں والدین اور اولاد کے حقوق و فرائض کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ حکمت منزلیہ کے حصہ میں مالک و مملوک آقا اور غلام کے حقوق و فرائض کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔[17]

[16] شاہ، محمد مظہر فرید،ڈاکٹر،مفتی،اسلامی تدبیر منزل،ساہیوال:مکتبہ نظامیہ،2012ء،ص:۵

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

4۔شریعت اسلامیہ میں مال کا حکم:

آپ نے اس کتاب کو تین ابحاث میں تقسیم کیا ہے۔آپ نے پہلی بحث میں مال کا مفہوم،مال سے متعلق اسلامی تعلیمات،کسب مال کے بنیادی ضابطے اور مال جمع کرنے کے جائز ذرائع کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔آپ نے اس بحث کے آخر میں حصول مال کے ناجائز ذرائع کو بھی تحریر کیا ہے۔آپ دوسری بحث میں حفاظت مال کے ایجابی پہلو کو احاطہ تحریر میں لائے ہیں۔جن میں ملکیت کا تعارف،مفہوم،اسلامی تصور ملکیت اور اس کی اقسام کو قرآن و حدیث سے واضح کیا ہے۔تیسری بحث حفاظت مال کے سلبی پہلو سے متعلق ہے۔جس میں ناجائز ذرائع اور ان کے معاشی و معاشرتی نقصانات کو مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس بحث کے آخر میں سرقہ (چوری) کا مفہوم،ارکان سرقہ،نصاب سرقہ،اور اس کے متعلقات کے حکم کو فقہاء کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔[18]

اس کتاب کے مطالعہ سے قاری پر مال کے حلال و حرام میں فرق،حلال مال کے فوائد اور حرام مال کے نقصانات واضح ہو جاتے ہیں۔

5۔فتویٰ و قضاء:

آپ نے اس کتاب میں فتویٰ اور قضاء سے متعلق ضروری مسائل کو بیان کیا ہے:

ا۔ فتویٰ کا مفہوم،قرآن و سنت سے فتویٰ کے دلائل،فتویٰ کی ضرورت و اہمیت اور فتویٰ میں طریقہ استدلال کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ مصلحت کا مفہوم،ضرورت و اہمیت اور مصلحت سے متعلق علماء کرام کی آراء کو قلم بند کیا گیا ہے۔آپ نے مصلحت اور اس کے متعلقات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا ہے کہ ان سے فائدہ لینا جائز اور اچھا عمل ہے۔

۳۔ قضاء کا تعارف،ضرورت و اہمیت اور اس کی وسعت کو قرآن و حدیث سے ثابت اور واضح کیا گیا ہے۔

۴۔ آپ نے زوجین کے درمیان عدالتی طلاق کو فقہاء کی آراء کی روشنی میں بیان کیا ہے اور اس مسئلہ میں شرعی قباحتوں کا ذکر کر کے ان کا حل بھی پیش کیا ہے۔[19]

آپ کی یہ کتاب اس آدمی کے لیے نہایت مفید اور مددگار ہے جو منصب قضاء پر فائز ہو۔اس کتاب کے مطالعہ سے فتویٰ و قضاء سے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

17 شاہ،محمد مظہر فرید،ڈاکٹر،مفتی،اسلامی تدبیر منزل،ساہیوال:مکتبہ نظامیہ،2012ء،ص:۵

18 شاہ،محمد مظہر فرید،ڈاکٹر،مفتی،شریعت اسلامیہ میں مال کا حکم،ساہیوال:مکتبہ نظامیہ،2011ء

19 شاہ،محمد مظہر فرید،ڈاکٹر،مفتی،فتویٰ اور قضاء،ساہیوال:مکتبہ نظامیہ،2013ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

6۔ مصلحت کی بنیاد پر قانون سازی:

آپ نے اس کتاب کو تین ابحاث میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی بحث میں استصلاح کا مفہوم، اہمیت، عمومی اصول اور استصلاح کی شرائط شامل ہیں۔ دوسری بحث میں فقہی قواعد، استصلاح کا تعارف، قواعد، ماخذ، قواعد کی تاریخ اور فقہی قاعدہ رخصت کی شرعی حیثیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ تیسری بحث میں سہولت سے متعلق فقہی قواعد استصلاحیہ کا بنیادی ضابطہ، جس میں ضرورت، حاجت، منفعت، زینت، فضول اور حاجت وغیرہ کے مفہوم کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں مصلحت کو مختلف زاویوں سے بیان کیا گیا ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصلحت اختیار کرنا جائز اور قرآن وسنت سے ثابت ہے۔[20]

7۔ مقاصد شریعہ کی اساس نظریہ مصلحت:

آپ نے اس کتاب میں مقاصد شریعہ کی اساس نظریہ مصلحت کو قرآن وسنت اور علماء کے اقوال کی روشنی میں تحقیقی انداز میں بیان کیا ہے۔ پہلی بحث میں شریعت کا تعارف قرآن وسنت اور علماء کی آراء کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ آپ نے دوسری بحث میں مقاصد شریعت کا تعارف بیان کرتے ہوئے مختلف علماء کی آراء بھی بیان کی ہیں۔ مقاصد شریعت کی اہمیت اور مقاصد شریعہ کے اثبات کو انتہائی خوبصورت انداز میں قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔ تیسری بحث میں مصلحت کا تعارف علماء کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ چوتھی بحث میں مصالح کی تقسیم تین انداز میں کی ہے۔

ا۔ تقسیم مصلحت باعتبار شارع:

اس میں مصلحت معتبرہ، مصلحت مردودہ، مصلحت مرسلہ، مصلحت موثرہ، مصلحت ملائمہ، مصلحت ملغاہ، مصلحت غریبہ اور مصلحت مرسلہ کو مثالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ تقسیم مصلحت باعتبار قوت ذاتی: اس کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ ضروریہ ۲۔ حاجیہ ۳۔ تحسینیہ

20 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، مصلحت کی بنیاد پر قانون سازی، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2011ء

OPEN ACCESS

CC BY

آپ نے اس بحث میں مقاصد شریعہ جس کی تعداد پانچ ہے یعنی دین، نفس، عقل نفس اور مال کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں بحث میں مصلحت شریعہ کی اہمیت اور خصوصیات کو دلائل سے واضح کیا گیا ہے۔[21]

یہ کتاب اپنے موضوع کے حوالہ سے ایک تحقیقی اور علمی کتاب ہے۔ یہ کتاب قاری کو اپنے عنوان کے حوالہ سے ہر قسم کی معلوم مہیا کرتی ہے۔

8۔اسلامی حکمت معاش:(شاہ ولی اللہ کی نظر میں)

آپ کی یہ کتاب حکمت معاش کے موضوع پر ہے۔ شاہ ولی اللہ کی نظر میں معاش میں بڑی وسعت ہے۔ آپ کے نزدیک حکمت معاش کا تعلق فقط طلب اور رسد کے ضابطوں، عوامل، پیدائش اور صنعت و حرف سے ہی نہیں بلکہ حکمت معاش کی وسعت زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے۔ ''حکمت معاش کا مفہوم یہ ہے کہ وہ موثر تدابیر جنہیں اصحاب عقل و خرد اور ارباب دانش مختار و پسندیدہ قرار دے چکے ہیں اور جلب منفعت اور دفع مضر کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان تدابیر کو اختیار کرنا اور ان کے علاوہ تدابیر کو ترک کرنا حکمت معاش کہلاتی ہے۔''[22] آپ نے معاش کے مختلف ذرائع، اصول، حلال جانور، حرام جانور اور ان دونوں میں فرق کو قرآن وسنت سے بیان کیا ہے۔

انسانی زندگی کے مختلف پہلو لباس، خوراک اور رہن سہن کے طریقوں کو بیان کیا گیا ہے۔[23]

یہ کتاب قاری کو طلب معاش، حلال و حرام، زندگی گزارنے کے طریقے اور طہارت و نجاست کے بارے میں مدلل انداز میں معلومات فراہم کرتی ہے۔

9۔حفاظت نسل:

آپ نے اس کتاب میں نکاح کا تعارف واہمیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ ارکان نکاح اور شرائط نکاح کو فقہاء کرام کی آراء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے اور محرمات نکاح کو قرآن وسنت کی روشنی میں قلم بند کیا گیا ہے۔ حفاظت نسل کے ایجابی پہلو اور حفاظت نسل کے سلبی پہلو کو نمایاں انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں نکاح سے متعلق ہر قسم کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔[24]

21 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، مقاصد شریعہ، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2012ء، ص:16

22 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، اسلامی حکمت معاش، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2011ء۔ ص:17

23 ایضاً

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 30, 2025

10۔مقاصد شریعہ:

آپ نے اس کتاب میں مقاصد شرعی کو مختلف پہلوؤں میں بیان کیا ہے۔ مصالح کا مفہوم، ضرورت واہمیت، مصالح کے ایجابی پہلو اور سلبی پہلو کو قرآن وسنت سے بیان کیا گیا ہے۔ علم کی اقسام جیسے علم نجوم، علم الموسم، علم التاریخ، علم الطب، علم البلاغہ اور علم ضرب الامثال کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ عادات کی مختلف اقسام کو مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں حدیث رسول "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" کو موضوع بنا کر مختلف مسائل کو زیر بحث لائے ہیں۔[25]

اس کتاب کو سمجھنا عام آدمی کے لیے مشکل ہے جبکہ صاحب علم وفراست ہی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

11۔اصول میراث:

(I)کتاب کا تعارف اور علمی اہمیت:

مفتی ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ کی تصنیف اصولِ میراث ایک ایسی علمی وفقہی کاوش ہے جو علمِ فرائض کے تمام پہلوؤں کو قرآن وسنت کی روشنی میں جامع انداز میں بیان کرتی ہے۔ یہ کتاب 223 صفحات پر مشتمل ہے اور فقہِ اسلامی کے ایک نہایت دقیق اور ضروری شعبے "علمِ میراث" کو آسان، منظم اور مدلل انداز میں پیش کرتی ہے۔ کتاب میں میراث سے متعلق تمام بنیادی اصطلاحات، اصولی قواعد، اور تقسیمِ ترکہ کے شرعی مراحل کو نہایت سادہ مگر علمی انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف طلبہ وعلماء بلکہ وکلاء اور قانونِ وراثت سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے بھی ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ نے قدیم فقہی اصولوں کو جدید حالات کے تناظر میں پیش کر کے اسے عصرِ حاضر کے قانونی وشرعی مسائل کے حل کے لیے نہایت کارآمد بنا دیا ہے۔

(II)قرآن وسنت کی روشنی میں علمِ میراث کی ضرورت واہمیت:

اصولِ میراث کے ابتدائی ابواب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں علمِ میراث کی اہمیت کو مدلل انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ مصنف نے سورۃ النساء کی آیاتِ وراثت کو بنیادی ماخذ قرار دیتے ہوئے بتایا ہے کہ تقسیمِ ترکہ نہ صرف مالی انصاف کا ذریعہ ہے بلکہ یہ عائلی نظام کی بقا کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ کتاب میں متعدد احادیثِ نبوی

24 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، حفاظتِ نسل، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، ۲۰۱۱ء

25 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، مقاصدِ شریعہ کی اساس نظریہ مصلحت، ساہیوال: مکتبہ نظامیہ، 2011ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

ﷺ کے حوالے سے اس حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ علمِ فرائض کا سیکھنا اور سکھانا امتِ مسلمہ پر لازم ہے۔ آپ نے اس ضمن میں فقہائے کرام کی آراء اور اصولی قواعد کو پیش کر کے واضح کیا ہے کہ وراثت کا درست فہم اجتماعی عدل، سماجی استحکام، اور خاندانی رشتوں میں توازن پیدا کرتا ہے۔[26]

(III) ترکہ سے متعلق حقوق اور تقسیمِ وراثت:

سبقِ اول میں مصنف نے ترکہ کے بنیادی حقوق کو نہایت باریک بینی سے بیان کیا ہے۔ اس میں تجہیز و تکفین کے اخراجات، وصیت کے احکام، قرض کی ادائیگی، اور بقیہ مال کی تقسیم کا شرعی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے اسبابِ ارث مثلاً نسب، نکاح اور ولاء، اور ارکانِ ارث یعنی مورث، وارث اور موروث لہ کے فقہی اصول کو واضح کیا ہے۔ ان ابواب میں فقہی دلائل کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت سے مثالیں دے کر موضوع کو قابلِ فہم بنایا گیا ہے۔ یہ حصہ طلبہ اور عملی میدان میں کام کرنے والے علما کے لیے نہایت قیمتی ہے کیونکہ یہ تقسیمِ ترکہ کے اصولی ڈھانچے کو تفصیل سے واضح کرتا ہے۔[27]

(IV) موانعِ ارث اور فقہی تطبیقات:

سبق نمبر دو میں موانعِ ارث پر مدلل بحث کی گئی ہے، جن میں رقیت، قتل، اختلافِ دین، اور اختلافِ دار شامل ہیں۔ مصنف نے فقہِ حنفی کے اصولوں کی روشنی میں ان موانع کے فقہی دلائل پیش کیے اور مختلف مکاتبِ فکر کی آراء کا تقابلی مطالعہ بھی کیا۔ مصنف نے قتل کی اقسام، نیت کے اثرات، اور ارتداد کی فقہی حیثیت کو جدید قانونی نقطہ نظر سے بھی جوڑا ہے۔ اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہ صرف کلاسیکی مباحث کا احاطہ کرتا ہے بلکہ موجودہ عدالتی نظام میں وراثتی تنازعات کے شرعی حل کی راہ بھی متعین کرتا ہے۔[28]

(V) میراث کے حصے اور مسائل کی تخریج:

سبق نمبر تین سے پانچ میں میراث کے حصوں کی تعیین اور مسائل کی تخریج کے اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اعداد کی نسبت، تصحیحِ مسائل، اور اصحابِ فرائض کے شرعی حصوں کو مثالوں کے ساتھ واضح کیا ہے۔ فقہی طریقۂ حساب (علم الحساب فی الفرائض) کو نہایت سادہ مگر علمی انداز میں سمجھایا گیا ہے تاکہ

[26] شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، اصولِ میراث، مکتبہ نظامیہ، ساہیوال، 2017ء، ص:17

[27] ایضاً، ص:27

[28] ایضاً، ص:38

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

طلبہ اور فتویٰ نویس حضرات دونوں کے لیے آسانی ہو۔اس باب میں علمِ میراث کے عملی پہلو کو نمایاں کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ وراثتی تنازعات کے حل میں درست حساب اور فقہی اصول کتنے ضروری ہیں۔[29]

(VI)اصحابِ فرائض، عصبات اور حجب:

کتاب کے وسطی ابواب میں اصحابِ فرائض اور عصبات کے تفصیلی احکام بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے ہر رشتہ دار کے حصے، اس کے وجوب کی بنیاد، اور حجب (روکنے والے) کے اصولوں کو ترتیب وار بیان کیا ہے۔ حجب کی مختلف اقسام اور ان کے عملی اثرات کو قرآن وسنت کی روشنی میں مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ اس باب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مشکل فقہی اصولوں کو آسان جدولوں اور مثالوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے، جو تدریسی اور تحقیقی دونوں پہلوؤں سے نہایت مفید ہے۔[30]

(VII)عول، رد اور مناسخہ کے مباحث:

سبق نمبر نو سے چودہ میں عول، رد، مقاسمۃ الجد، اور مناسخہ جیسے دقیق فقہی مسائل پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ آپ نے کلاسیکی فقہا کی آراء کے ساتھ ساتھ جدید فقہی استنباطات کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ حصہ اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ یہ میراث کے پیچیدہ مسائل مثلاً متعدد وفیات یا مفقود اشخاص کی موجودگی میں تقسیمِ ترکہ کے حل کو پیش کرتا ہے۔ مصنف نے منطقی ترتیب اور فقہی استدلال کے ذریعے ان مباحث کو قابلِ فہم بنایا ہے، جو میراث کے عملی نفاذ میں مددگار ہے۔[31]

(VIII)جدید قانونی وسماجی تناظر میں اہمیت:

کتاب کا آخری حصہ (سبق 15 تا 19) جدید حالات میں علمِ میراث کے عملی اطلاق کو واضح کرتا ہے۔ خنثیٰ، حمل، مفقود، قیدی، غرقی اور حرکیٰ جیسے غیر روایتی مسائل پر قرآن وسنت کی روشنی میں قابلِ عمل حل پیش کیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ نے میراث کے جدید قانونی مسائل کو فقہی اصولوں سے جوڑ کر ایک ایسا

---

[29] شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، اصول میراث، مکتبہ نظامیہ، ساہیوال، 2017ء ص:44

[30] ایضا، ص:61

[31] ایضا، ص:105

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January- March) 2025
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 30, 2025

جامع علمی ماڈل پیش کیا ہے جو شریعت کے عین مطابق ہے۔اس سے نہ صرف فقہِ اسلامی کے ذخیرے میں اضافہ ہوا ہے بلکہ جدید عدالتی نظام میں اسلامی قانونِ وراثت کے نفاذ کے لیےایک مستند علمی رہنمائی بھی فراہم ہوئی ہے۔بلاشبہ اصولِ میراث عصرِ حاضر میں فقہِ اسلامی کاایک نمایاں علمی کارنامہ ہے۔[32]

ڈاکٹر مفتی محمد مظہر فرید شاہ ایک ممتاز عالمِ دین، محقق اور مدرس ہیں جنہوں نے فقہ، حدیث اور معاصر مسائل پر گراں قدر علمی خدمات انجام دی ہیں۔تدریس وافتاء کے میدان میں ان کی خدمات نمایاں ہیں اور متعدد تحقیقی مقالات وکتب کے ذریعے انہوں نے علمی ذخیرہ میں اضافہ کیا۔ان کی تحریروں میں اعتدال، استدلال اور تحقیقی اسلوب نمایاں ہے، جو طلبہ اور اہلِ علم کے لیے رہنمائی کا باعث بنتا ہے۔

32 شاہ، محمد مظہر فرید، ڈاکٹر، مفتی، اصول میراث، مکتبہ نظامیہ، ساہیوال، 2017ء، ص:149

CC BY